49698 ـ نمازیں ضائع کرنے والے کے روزے قبول نہیں

سوال

کیا نماز کے بغیر روزے قبول ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تارك نماز کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، نہ تو اس کی زکاۃ، اور نہ ہی روزے اور حج اور نہ ہی کوئی چیز.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی نماز عصر ترك کی اس کے عمل ضائع ہو گئے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (520).

اور " اس کے عمل ضائع ہو گئے " کا مطلب یہ ہے کہ اس کے عمل باطل ہو گئے اور اسے ان کا کوئی فائدہ نہیں، چنانچہ یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ تارك نماز کا کوئی عمل بھی اللہ تعالی قبول نہیں کرتا، چنانچہ بے نماز کو اس کے کسی عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کا عمل اللہ تعالی کی طرف اوپر جاتا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

حدیث سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ: ترك کی دو قسمیں ہیں:

کلی طور پر ترك کرنا کہ وہ کبھی بھی نماز ادا نہ کرے، تو اس شخص کے سب اعمال حبط اور ضائع ہیں.

اور کسی معین یوم میں کوئی ایك آدھ نماز ترك کرنا، تو اس شخص کے اس روز کے عمل ضائع ہونگے.

چنانچہ عموم طور پر نماز ترك کرنے میں اعمال بھی عمومی طور پر ضائع ہونگے، اور معین طور پر ترك کرنے میں اعمال بھی معین ضائع ہونگے" اھـ

ديكھيں: كتاب الصلاۃ لابن قيم صفحہ نمبر (65).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

تارك نماز كے روزے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ كا جواب تھا:

تارك نماز كا روزہ صحيح نہيں، اور نہ ہى اس كا روزہ قبول ہوتا ہے؛ كيونكہ تارك نماز كافر اور مرتد ہے.

كيونكہ اللہ تعالى كا ارشاد ہے:

چنانچہ اگر وہ توبہ كرليں، اور نماز قائم كرنے لگيں اور زكاۃ ادا كريں تو وہ تمہارے ديني بھائى ہيں التوبۃ (11).

اور اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" آدمى اور كفر و شرك كے درميان نماز كا ترك كرنا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (82).

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان كے درميان جو عہد ہے وہ نماز ہے، چنانچہ جس نے بھى نماز ترك كى اس نے كفر كيا "

سنن ترمذى حديث نمبر (2621) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور اس ليے كہ صحابہ كرام ميں سے عمومى صحابہ كرام كا قول يہى ہے چاہے ان كا اجماع نہيں.

مشہور تابعى عبد اللہ بن شقيق رحمہ اللہ كہتے ہيں:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام نماز ترك كرنے كے علاوہ كوئى اور عمل ترك كرنا كفر نہيں سمجھتے تھے.

اس بنا پر اگر كوئى شخص روزہ تو ركھے ليكن نماز ادا نہ كرے تو اس كا روزہ مردود ہے اور قبول نہيں ہو گا، اور نہ ہى روز قيامت اللہ تعالى كے ہاں اسے كوئى فائدہ دے گا.

اور ہم يہ كہينگے: نماز ادا كرو اور روزہ ركھو، ليكن يہ كہ آپ روزہ ركھيں اور نماز ادا نہ كريں، تو آپ كا روزہ آپ كے

مونہہ پر مار دیا جائیگا، یہ مردود ہے، کیونکہ کافر کی عبادت قبول نہیں ہوتی. اھـ

دیکھیں: فتاوی الصیام لابن عثیمین صفحہ نمبر (87).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر انسان رمضان کے روزے رکھنے اور صرف رمضان میں نماز ادا کرنے پر حریص ہو ، لیکن جیسے ہی رمضان گزرے تو وہ نماز بھی ترک کردے، تو کیا اس کے رمضان کے روزے قبول ہونگے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" نماز ارکان اسلام میں سے ایك رکن ہے، اور کلمہ کے بعد یہ اہم ترین رکن ہے، اور فرض عین میں شامل ہوتا ہے، جس نے بھی نماز کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کی، یا پھر اسے حقیر کرتے ہوئے اس میں سستی کی تو اس نے کفر کیا.

اور وہ لوگ جو صرف رمضان المبارك میں روزے رکھتے اور نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ اللہ تعالی کو دھوکہ دینا ہے، وہ لوگ بہت ہی برے ہیں جو صرف رمضان المبارك میں ہی اللہ تعالی کو پہچانیں، چنانچہ رمضان گزرتے ہی نماز ترك کرنے والوں کے روزے صحیح نہیں.

بلکہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ اس طرح کفر اکبر کے مرتکب ٹھرتے ہیں، چاہے وہ نماز کی فرضیت کا انکار نہ بھی کرتے ہوں. اھـ

واللہ اعلم .